ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات میں تمام مجالس کی نمائندگی ضروری ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱ /اکتوبر ۱۹۶۹ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

☆ زندہ اور فعال الٰہی جماعت ہر قدم آگے ہی آگے بڑھتی چلی جاتی ہے۔

☆ اجتماعات میں ہر جماعت کی نمائندگی کم از کم معیار ہے۔

☆ ہر مجلس کا ایک ایک نمائندہ ان اجتماعات میں ضرور پہنچے۔

☆ ہر سہ تنظیمیں مختلف روایتیں رکھتی ہیں اور ایک انفرادیت پائی جاتی ہے۔

☆ توحید پر قائم ہونے اور معرفت الٰہی کیلئے نمونوں کی ضرورت ہے۔

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

پچھلے دنوں ناصرات الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے اجتماع تھے۔ اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل کیا، بڑی رحمتیں نازل کیں اور ہر طرح خیر و برکت کے ساتھ یہ اجتماع انجام پذیر ہوئے اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جیسا کہ اس نے ہمیں بتایا ہے کہ ایک زندہ فعال الٰہی جماعت ہر قدم آگے ہی آگے بڑھاتی چلی جاتی ہے۔ ہمارے یہ اجتماع بھی گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ بارونق اور زیادہ بابرکت اور زیادہ مخلصانہ ماحول میں ہوئے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ لیکن ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

انصار اللہ کے اجتماع میں سب سے زیادہ مجالس کی نمائندگی تھی لیکن اس نمائندگی کی تعداد بھی صرف ۳۴۶ کے قریب تھی جب کہ ہماری مغربی پاکستان کی جماعتیں قریباً ایک ہزار ہیں۔ ہمارا مقصد ہمیں صرف اس وقت حاصل ہوسکتا ہے کہ جب ہم یہ کوشش کریں اور ہماری روایت اور معمول یہ ہو کہ ان اجتماعات میں ہر جماعت کی نمائندگی ضرور ہو اور یہ کم سے کم معیار ہے۔ ترقی کے مختلف مدارج میں سے گزرتے ہوئے ابھی ہم اس کم سے کم معیار تک بھی نہیں پہنچے۔ دوسرے اس لئے بھی کہ جیسا کہ میں بار بار جماعت کو توجہ دلاتا رہا ہوں اور توجہ دلا رہا ہوں۔ احمدیت کی پیدائشی نسل جواب جوان ہو رہی ہے یا پندرہ سال کو پہنچ رہی ہے (سات سال کی عمر کے بعد بچے مجلس اطفال الاحمدیہ کے ممبر بنتے ہیں اور بچیاں ناصرات الاحمدیہ کی ممبر بنتی ہیں اور پندرہ سال کی عمر تک پہنچنے کے بعد بچیاں لجنہ اماء اللہ میں اور بچے مجلس خدام الاحمدیہ میں شامل ہوتے ہیں) یہ اِنفلو (Inflow) یعنی جوانوں یا جوان ہونے والوں کا بہاؤ تسلسل کے ساتھ ہمارے بڑے دریا میں داخل ہوتا ہے۔ اس میں بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے روز بروز زیادتی ہو رہی ہے اگر آج سے پچیس سال پہلے جب ہم قادیان میں تھے ہر سال ایک ہزار نئے خدام عمر پندرہ سال ہونے کی وجہ سے مجلس خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں شامل ہوتے تھے تو آج میرے خیال

میں ان کی تعداد کئی ہزار ہے۔ صحیح اعداد و شمار تو مجھے معلوم نہیں لیکن کئی گنا زیادہ خدام کی عمر کو پہنچ کر مجلس خدام الاحمدیہ میں داخل ہونے والے آج احمدی نوجوان ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں پہلے کی نسبت زیادہ کوشش کے ساتھ اور زیادہ وسیع انتظام کے ماتحت اس نئی نسل کو سنبھالنا اور ان کی تربیت کرنا ہے۔ جب تک ہم ہر احمدی کو خواہ وہ باہر سے لٹریچر پڑھنے کے بعد دلائل کا قائل ہونے کے بعد یا خواب کے ذریعہ یا بعض نشانات دیکھ کر احمدیت میں داخل ہونے والا ہے۔ یا وہ عمر کے لحاظ سے احمدی گھرانہ میں پیدا ہونے کے بعد اطفال الاحمدیہ میں شامل ہوا پھر خدام الاحمدیہ میں آیا۔ ناصرات میں ایک بچی شامل ہوئی پھر وہ لجنہ اماء اللہ میں آئی۔ بہرحال ہر نئے داخل ہونے والے احمدی کی صحیح تربیت ضروری ہے اور اسے علی وجہ البصیرت احمدیت پر قائم ہونا چاہئے اور اس کا دل اور اس کا سینہ اور اس کا ذہن اور اس کی روح اس یقین کے ساتھ بھرے ہوئے ہونے چاہئیں کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ اب احمدیت کے ہاتھوں مقدر ہے اور اس عظیم جدوجہد کے لئے انتہائی قربانیوں کی ضرورت ہے اور ان انتہائی قربانیاں پیش کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کے عظیم وعدے ہیں اگر ہم اپنی ذمہ داریوں کو نباہیں تو اللہ تعالیٰ ایک نہایت ہی پیار کرنے والے باپ کی طرح ہمیں اپنی گود میں بٹھالے گا اور خود ہمارا حافظ و ناصر ہوگا اور اس دنیا میں بھی اور اُخروی زندگی میں بھی ہمیں وہ نعمتیں عطا کرے گا کہ جو دنیا داروں کے تصور میں بھی نہیں آ سکتیں خود ہماری عقل ان نعمتوں کے حصول سے قبل ان کا صحیح تصور حاصل نہیں کر سکتی۔ ہمیں یہ یقین ہوگا کہ ہم ایک صداقت اور سچائی پر قائم ہیں اور یہ یقین ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم روحانی فرزند کی حیثیت میں اور ایک عظیم انقلاب پیدا کرنے کیلئے مبعوث کیا اور ہمیں آپ کے جوارح بنایا جیسا کہ آپ نے خود تحریر فرمایا ہے اور جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ ”اے میرے درخت وجود کی شاخو!“ پس ہم سب احمدی آپ کے جوارح ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک روحانی طور پر آپ ہی کا عضو ہے اور آپ کو آپ کے ان جوارح کو اور آپ کے درخت وجود کی شاخوں کو اللہ تعالیٰ نے عظیم بشارتیں دی ہیں اور ان چیزوں پر علی وجہ البصیرت یقین رکھنا ہر احمدی کا فرض ہے۔

جو احمدیت میں پہلے داخل ہو چکے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں ثبات قدم عطا کیا اور کوئی ٹھوکر انہیں نہیں لگی اور مختلف قسم کے ابتلاؤں اور امتحانوں میں سے وہ گزرے۔ دنیا نے ان کے لئے

آگ جلائی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے اس آگ کو ٹھنڈا کیا۔ دنیا نے انہیں دکھ دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے لذت کے سامان پیدا کئے۔ وہ تو علی وجہ البصیرت اس بات پر قائم ہیں کہ احمدیت ایک ایسی صداقت ہے اور اسلام کی صحیح شکل اس رنگ میں ہے کہ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ عظیم وعدہ ہے کہ اسلام آج دنیا میں اپنی اس اصلی شکل میں غالب آئے گا۔ یہ لوگ دنیا اور دنیا والوں کی کوئی پرواہ نہیں کرتے اور اپنے ربّ سے ہر دم خائف رہتے ہیں کہ کہیں شیطان وسوسہ ڈال کر انہیں ان کے ربّ کی محبت سے دور نہ لے جائے اور وہ اللہ تعالیٰ پر اس قدر عظیم بھروسہ اور توکل اور یقین رکھتے ہیں کہ اگر ہمارے دل اخلاص سے بھرے ہوئے ہوں اگر ہمارے سینے اللہ تعالیٰ کی محبت ذاتی سے معمور ہوں تو اللہ تعالیٰ بہر حال ہمیں دھتکارے گا نہیں وہ ہمیں دور نہیں پھینک دے گا وہ ہمیں اپنے ساتھ لگالے گا اور اپنا قرب ہمیں عطا کرے گا اور اپنی رضا کی جنتوں میں ہمیں داخل کرے گا۔ ایک پختہ یقین اور ایمان کی بشاشت ان کے چہروں پر ہوتی ہے لیکن جو بعد میں آنے والے ہیں وہ باہر سے عقلی دلائل یا کسی ایک آدھ خواب کے نتیجہ میں یا دوسرے نشانات دیکھ کر احمدیت میں داخل ہوئے یا احمدیت میں پیدا ہوئے اور پھر شعور کو پہنچے اور خدام الاحمدیہ میں شامل ہوئے ان کی صحیح تربیت ضروری ہے۔ میں کئی بار آپ کو اس طرف توجہ دلا چکا ہوں اور اس تربیت ہی کے لئے مجلس اطفال الاحمدیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کو قائم کیا گیا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ جماعت احمدیہ کا ایک نہایت ضروری حصہ اور ہماری مرکزی تنظیم کے ماتحت ایک نہایت ہی اہم اور نسبتاً مختصر تنظیم ہے گو اس کا تعلق عمر کے لحاظ سے جماعت کے ایک حصہ سے ہے لیکن اس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کو اس کی اہمیت سمجھتے ہوئے اس کے ساتھ پورا تعاون کرنا چاہئے اور ایسا انتظام کرنا چاہئے کہ گو ہر جماعت کے نوجوان سارے تو اجتماع میں شامل نہیں ہو سکتے لیکن ان کا ایک ایک نمائندہ اس اجتماع میں ضرور پہنچے اس کے لئے آج میں ایک کمیٹی بنا دیتا ہوں یہ کمیٹی تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ اور ہمارے مربی صاحبان اور معلم صاحبان کی ہوگی اور مستقل طور پر ہوگی۔ لجنہ کے نمائندے جہاں تک ان کا تعلق ہے خدام الاحمدیہ کے نمائندے جہاں تک ان کا تعلق ہے اور انصار اللہ کے نمائندے جہاں تک ان کا تعلق ہے اپنے اپنے دائرہ کے متعلق لائحہ عمل تجویز کرنے کیلئے اس کے ممبر ہوں گے اور یہ کوشش ہونی چاہئے کہ آئندہ ہم کم سے کم معیار پر ضرور پہنچ جائیں یعنی تمام جماعتوں کے نمائندے لجنہ اماء اللہ، ناصرات الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ اور

انصاراللہ کے اجتماعوں میں ضرور شامل ہوں اور یہ کوئی مشکل کام نہیں صرف اس کی طرف توجہ کی ضرورت ہے جواب تک ہوتی نہیں رہی اور جو جماعتی نظام ہے وہ میرے سامنے ذمہ دار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو انشاء اللہ میں نگرانی کروں گا کہ ان جماعتوں میں ہر جماعت کی نمائندگی ضرور ہو یعنی جماعت میں جو افراد خدام الاحمدیہ کی عمر کے ہیں وہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں شامل ہوں اور اس طرح اپنی جماعت کی نمائندگی کریں جو افراد انصاراللہ کی عمر کے ہیں ان کی نمائندگی انصاراللہ کے اجتماع میں ہونی چاہئے۔ اسی طرح ہر جماعت کی مستورات اور ناصرات الاحمدیہ کی نمائندگی لجنہ اماء اللہ کے اجتماع میں ہونی چاہئے۔ اگر چھوٹی سی جماعت ہے ایک نمائندہ ہی وہاں سے آ جائے لیکن ہر جماعت کا کوئی نہ کوئی نمائندہ ان اجتماعوں میں شامل ضرور ہو کیونکہ جو نمائندے ان اجتماعوں میں شامل ہوں گے وہ ایک نئی روح اور ایک نئی زندگی لے کر واپس جائیں گے۔

مجوزہ کمیٹی کو اجتماعوں سے تین ماہ قبل اپنا کام شروع کر دینا چاہئے اور پھر وہ ایک منصوبہ بنا کر اور مجھ سے مشورہ کر کے یہ کام کریں اور سارے مربیوں، معلّموں اور انسپکٹران مال تحریک جدید اور انسپکٹران مال صدر انجمن احمدیہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں کی جماعتوں کے نمائندے ان اجتماعوں میں ضرور بھجوائیں۔

یہ تو ظاہری تنظیم کے لحاظ سے تھا۔ یہاں جس رنگ میں ان کی تربیت ہوتی ہے اس کے لئے زیادہ توجہ کے ساتھ پروگرام بننا چاہئے اور پھر اس پروگرام کو زیادہ کوشش کے ساتھ کامیاب بنانا چاہئے۔ مجھے جو رپورٹیں ملی ہیں وہ خوش کن ہیں مثلاً لجنہ اماء اللہ کی رپورٹ ہے کہ اس سال ہم نے گذشتہ سال سے زیادہ احاطہ قناتوں میں گھیرا تھا لیکن پہلے ہی دن یہ محسوس ہوا کہ یہ جگہ کم ہے چنانچہ پھر کافی بڑا حصہ جگہ کا اس احاطہ کے ساتھ ملایا گیا خدام الاحمدیہ نے بھی اس سال مقامِ اجتماع کافی بڑا بنایا تھا لیکن پچھلے سال کی نسبت کافی بڑا مقامِ اجتماع ہونے کے باوجود بہت سے دوست شامیانے سے باہر تھے انصاراللہ کا بھی یہی حال تھا۔ انہوں نے بھی مقامِ اجتماع گذشتہ سال سے بڑا بنایا تھا لیکن اس احاطہ سے جو قناتوں کے درمیان گھرا ہوا تھا قریباً پچاس فیصدی جگہ قناتوں کو ہٹا کر اس کے ساتھ ملائی گئی لیکن پھر بھی کافی افراد شامیانے سے باہر کھڑے تھے۔ پس یہ تو خوشی کی بات ہے کہ افرادِ جماعت کی توجہ اس طرف زیادہ ہو رہی ہے۔

اسی طرح جو مختلف پروگرام ہیں ان کے متعلق بھی جو رپورٹ ملی ہے وہ یہ ظاہر کرتی ہے کہ ہمارا

معیار خدا تعالیٰ کے فضل سے گرا نہیں بلکہ پہلے سے بلند ہی ہوا ہے۔ ہر سہ تنظیمیں مختلف روا تیں رکھتی ہیں ان میں سے ہر ایک کے اندر ایک انفرادیت پائی جاتی ہے۔ جب میں انصار اللہ کا صدر تھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی تھی کہ ان کے سالانہ اجتماع کا پروگرام اس طرح بنایا جائے کہ ایک مضمون سے لے کر یکے بعد دیگر مختصر تقاریر کی جائیں یا لکھے ہوئے مضمون پڑھے جائیں اور پھر اس رنگ میں پڑھے جائیں کہ ان کا اثر دماغوں پر بہت گہرا اور وسیع ہو۔ اصل میں تو ہمارا مضمون ایک ہی ہے اور وہ توحید باری ہے لیکن توحید باری کو سمجھنے کے لئے اور بہت سی راہیں ہمیں اختیار کرنی پڑتی ہیں مثلاً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری عظیم اور بڑی حسین زندگی کا اگر نچوڑ نکالا جائے اور وہ اس کے علاوہ کچھ نہیں کہ اللہ اکبر (اللہ سب سے بڑا ہے) یہی حال رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کا ہے۔

قرآن کریم زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والی تعلیم ہمیں دیتا ہے لیکن اس ساری تعلیم کا خلاصہ اس کے سوا کچھ نہیں نکلتا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اسلام کی بھی یہی غرض ہے۔ جتنے اولیاء اب تک پیدا ہوئے ہیں وہ اپنی زندگی کا ایک ہی مقصد سمجھتے تھے اور ان کی عزت واحترام کی ایک ہی وجہ تھی کہ وہ توحید باری کو قائم کر دیں اور انسان کی توجہ ہر اس ناقص اور کمزور اور خبیث چیز سے پھیر دیں جو اللہ سے دور لے جانے والی ہے۔

اصل چیز توحید باری ہے لیکن توحید کو سمجھنے توحید کی معرفت حاصل کرنے اور توحید پر قائم ہونے کے لئے نمونوں کی ضرورت ہے اور بہترین نمونہ اور اُسوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے چونکہ ہر عقل کو سمجھانے کی ضرورت تھی اس لئے قرآن کریم نے ہر عقل کو مخاطب کیا اور ہر انسان کی سمجھ کے مطابق اسے دلائل بھی دیئے اور اس کی توجہ نشانات کی طرف بھی پھیری۔ بڑے سادہ دماغ والوں اور اَن پڑھوں کو بھی اللہ تعالیٰ بڑے پیار سے بہت سی سچی خوابیں بھی دکھا دیتا ہے تا کہ وہ یہ نہ سمجھیں کہ انسان کشوف کے حصول کی قوت اور طاقت نہیں رکھتا۔

پس اللہ تعالیٰ کی سنت یہی ہے کہ وہ ہر طور اور طریق سے اپنے بندوں کو یہ سمجھاتا ہے کہ تم صرف میری بندگی اور عبادت کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ اِدھر اُدھر نہ دیکھنا ورنہ خسارہ اور ہلاکت کے سوا اور کچھ نہیں۔ یہ پروگرام جو ہیں جہاں تک اس کی آؤٹ لائنز (Out Lines) اور اصول جو ہیں وہ تو بنے ہوئے ہیں ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی لیکن نئے سے نئے طریق پر، نئے سے نئے دلائل کے ساتھ اور

اللہ تعالیٰ کے نشانات کو جو نئے سے نئے آسمان سے نازل ہو رہے ہیں۔ بڑوں کے سامنے بھی اور نوجوانوں کے سامنے بھی اور بچوں کے سامنے بھی مردوں کے سامنے بھی اور عورتوں کے سامنے بھی رکھ کر انہیں چاروں طرف سے گھیر کر اس مرکزی نقطہ کے سامنے لے آنا چاہئے اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ اسی کی طرف ہر چیز رجوع کرتی ہے۔ابتداء میں بھی وہ اسی سرچشمہ سے نکلتی ہے اور اپنی پوری وسعتوں کے بعد بھی وہ اسی چشمہ کے محتاج رہتے ہوئے اسی کی طرف لوٹتی ہے۔

اللہ ایک مرکزی نقطہ ہے اور کوئی ایسی خوبی نہیں جس کا منبع اور سرچشمہ وہ نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کی معرفت اور اس کی ذات اور صفات کا عرفان حاصل کرنا ہماری زندگی کا مقصد ہے۔ یہی احمدیت کا مقصد ہے یہی اسلام کا مقصد ہے۔ یہی نبی اکرم ﷺ کی ساری عمر کی انتہائی جدوجہد کا مقصد تھا اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض ہے۔ پس پروگرام تو وہی ہے لیکن اس کا معیار نہیں گرنا چاہئے بلکہ بلند ہونا چاہئے۔ان مختلف اجتماعات کے فیوض کم نہیں ہونے چاہئیں بلکہ انہیں وسیع سے وسیع تر ہوتے رہنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر تو کچھ ہو نہیں سکتا۔اسی لئے اسی سے مدد اور نصرت مانگنی چاہئے اسی کے حضور عاجزانہ جھکنا چاہئے کہ اے خدا! تو نے ہم پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ ہم احمدیت میں نئے داخل ہونے والوں کی صحیح تربیت کریں لیکن ہم کمزور بندے ہیں تو ہمیں توفیق دے کہ ہم تیری مرضی اور تیری خواہش اور تیرے ارادہ کے مطابق تیرے ان بندوں کی تربیت ایسے رنگ میں کر سکیں کہ حقیقی معنی میں وہ تیرے بندے بن جائیں اور اے خدا! تو نے ہم پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ اس نور سے ساری دنیا کے دلوں اور سینوں کو منور کریں جو آج اسلام سے دور اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھتے ہیں ان کو اسلام کے حلقہ میں لا کر انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں بٹھا دیں۔ ہم کمزور ہیں بے حد کمزور ہیں اور تو بڑی طاقتوں والا ہے تیری ہی طاقت پر ہمارا بھروسہ اور ہمارا توکل ہے۔ پس تو ہماری مدد کو آ۔ تو خود ہی ہمارے ہاتھ بن، ہمارا ذہن بن اور ہماری آنکھ بن اور ہمارے جذبات بن۔ خود ہم سے کام لے ہمیں اپنا آلہ کار بنا کہ اس کے بغیر ہم اپنے فرائض کو صحیح طور پر ادا نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا حقیقی بندہ بننے اور اپنی نصرت کو اس طور پر حاصل کرنے کی توفیق عطا کرے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو نباہ سکیں اور اس کی رضا کو اور اس کی خوشنودی کو حاصل کر سکیں۔ آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲؍اپریل ۱۹۷۰ء صفحہ ۳ تا ۵)